۱۴ جمادی الاخریٰ ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:110)

نابالغ کسی کا حق مار دے تو؟

- شاعری کے خواہش مندوں کے لئے مدنی پھول 3
- بچوں کا موبائل استعمال کرنا کیسا؟ 8
- کیا "نامراد" کہنا گالی ہے؟ 10
- مدنی انعامات کا ترمیم شدہ رسالہ 12

ملفوظات:

شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نابالغ کسی کا حق مار دے تو؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۳صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

سلام بھیجنے کی فضیلت

دربارِ رِسالت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اُس نے غُربت کی شکایت کی تو اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" کہہ لیا کرو، چاہے گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو، پھر مجھ پر سلام عرض کرو اور ایک مرتبہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴾ (یعنی پوری سورۂ اِخلاص) پڑھ لیا کرو۔ اُس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ پاک نے اُس پر رِزق کھول دیا، یہاں تک کہ اُس کے ہمسایوں یعنی پڑوسیوں اور رشتے داروں کو بھی اس کے رِزق (یعنی مال) سے حصّہ پہنچا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نابالغ کسی کا حق مار دے تو؟

سُوال: جب امّی ابّو دُکان سے سامان منگواتے ہیں تو کچھ پیسے بچ جاتے ہیں، لیکن بعض بچے کہہ دیتے ہیں کہ "پیسے پورے ہوگئے۔" ایسا کہنا کیسا؟ (فیضانِ مدینہ میں موجود چھوٹے بچے سمیعُ اللہ عطاری کا سُوال)

جواب: اچھے بچّے ایسا نہیں کرتے، بلکہ گندے بچے ایسا کرتے ہیں۔ یہ غلط اور گناہ کا کام ہے۔ اگر بچے حقوقُ العباد تلف کریں تو وہ ان کے ذِمّے باقی رہتے ہیں جو انہیں بالغ ہو کر ادا کرنے ہوں گے۔ بالغ یا نابالغ جس کسی بندے کا حق ماریں وہ ادا

1 ......یہ رِسالہ ۱۴ جُمادَی الاُخریٰ ۱۴۴۱ھ بمطابق 8 فروری 2020 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت)

2 ......تفسیر قرطبی، پ ۳۰، الاخلاص، الجزء العشرون، ۱۰/ ۱۸۴- ۱۸۳۔

www.dawateislami.net

کرنا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر ایک دن کا بچّہ ہو اور مثال کے طور اس کے کروٹ لینے سے سائیڈ پر رکھا ہوا گلدستہ ٹوٹ جائے تو اس بچّے کے پیسوں سے تاوان ادا کیا جائے گا،[1] البتّہ اگر بچّے کا باپ اپنی طرف سے تاوان دے دیتا ہے تب بھی صحیح ہے۔ حقوقُ العباد کا معاملہ بڑا سخت ہوتا ہے۔ جو بچّے چوریاں کرتے ہیں یا پیسے دبا لیتے ہیں تو وہ غلط کرتے ہیں۔ انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ جس کے ساتھ بھی ایسا کیا اسے بتا دیں کہ ”ہم نے ایسا کیا تھا“ پھر اپنی جیب خرچ یا عیدی وغیرہ سے ادائیگی کر دیں۔ اگر امّی ابّو معاف کر دیتے ہیں کہ ”کوئی بات نہیں، مُعاف کیا، آئندہ خیال رکھنا“ تو مُعاف ہو جائے گا۔

بچّے کے دانت نکلنے پر نیلا سُوٹ دینا کیسا؟

سُوال: کہا جاتا ہے کہ جب بچّے کے دانت نکلتے ہیں تو وہ نانا نانی پر بھاری ہوتے ہیں، اس لئے بچّے کو چینی، کھوپرا اور نیلا سُوٹ دیا جاتا ہے۔ ایسا کرنا کیسا؟

جواب: یہ ایک فسادی نظریہ ہے کہ بچّے کے دانت نکلنا نانا نانی پر بھاری ہوتا ہے۔ اگر اس نیّت سے بچّے کو چینی، کھوپرا اور نیلا سُوٹ دیا جاتا ہے کہ نانا نانی پر بھاری نہ پڑے تو یہ نیت غلط ہے۔ اگر ویسے ہی بچّے کو دینے کا رواج ہے تو ٹھیک ہے، کیونکہ ہر وہ رَواج جو شریعت سے نہ ٹکرائے جائز ہوتا ہے۔ البتّہ اگر نہ دینے کی صورت میں کوئی فتنہ وفساد کا اندیشہ ہو، مثلاً بچّے کا باپ لڑائی کرے گا، یا بچے کی ماں بُرا بھلا کہے گی، اس لئے مجبوری میں ان کے شر سے بچنے کے لئے یہ سب دیا جاتا ہو تو یہ رشوت ہو جائے گا۔ ورنہ ویسے ہی خوشی کے طور پر دینے میں کوئی حَرج نہیں ہے۔ بچّے کے بجائے اگر کسی فقیر کو، یا راہِ خدا میں یہ سب چیزیں دی جائیں تاکہ بچّے کی تکلیف میں آسانی ہو تو اس نیّت میں بھی حَرج نہیں ہے، کیونکہ ایسے موقع پر عموماً بچّہ بیمار ہو جاتا ہے، تو اس کی صحّت یابی کے لئے اور آسانی سے دانت نکلنے کے لئے صدقہ دیا جا سکتا ہے کہ صدقہ دینے سے بیماریاں اور تکلیفیں دُور ہوتی ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ بلا صدقے کو نہیں پھلانگتی۔[2]

[1]......دُرِّمختار مع رد المحتار، کتاب الحجر، ۲۴۶/۹ ملخصاً۔

[2]......معجم اوسط، باب المیم من اسمہ محمد، ۱۸۰/۴، حدیث: ۵۶۴۳۔

www.dawateislami.net

شاعِری کے خواہش مَندوں کے لئے مَدَنی پُھول

سُوال: کوئی اسلامی بھائی حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی شان میں اَشعار لکھنا چاہتا ہے تو اسے کس چیز کا خیال رکھنا چاہیے اور کِس طرح کے الفاظ کا استعمال کرنا چاہئیں؟

جواب: اوّل تو مشورہ یہی ہے کہ اَشعار لکھنے کا شوق پیدا نہ کریں کیونکہ علمِ عُروض باقاعدہ شاعِری کا ایک مُشکل فَن ہے نیز حمد، نعت، صحابۂ کِرام و اَہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم اور بُزرگانِ دین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِم کی منقبت کے اَشعار لکھنے کے لئے قرآن وحدیث پر نظر ہونے کے ساتھ ساتھ الفاظ کا بہت سارا ذَخیرہ، فَن میں مَہارت اور بہت سارا عِلم چاہیے۔ میں نے عَوام میں سے بہت سے لکھنے والے اور والیوں کے کلام دیکھے ہیں جن میں اُوٹ پٹانگ باتیں ہوتی ہیں، نہ رَدیف کا بھان ہوتا ہے، نہ قافیہ کا کچھ اَتا پتا اور نہ ہی وَزن صحیح ہوتا ہے۔ اس کے بَرعکس جو واقعی شُعَرا ہوتے ہیں وہ فنِ عُروض کا تو خیال رکھ لیتے ہیں لیکن ان سے بھی شرعی مُعاملات میں گڑبڑ ہو جاتی ہے۔ لِہٰذا عالِمِ دین ماہرِ فن اور اچّھا خاصا عِلم رکھنے والے شخص کا شاعِری کرنا ہی سمجھ آتا ہے۔ بَہر حال اگر کوئی عام آدمی شاعِری کرتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے اَشعار کو کسی ماہِرِ فن عالِمِ دین کو چیک کروائے اور ان کی ہدایات پر عمل کرے۔

شاعِری کا شوق یا شہرت کی ہَوَس!

یاد رکھیے! شاعِری بہت مشغول کرنے والا کام ہے، اس میں بندہ واہ واہ سے نہیں بچ سکتا ہے اور حُبِّ جاہ میں جا پڑتا ہے، جسے اللہ پاک بچائے وہی بچ سکتا ہے۔ میں آپ کو اس کی مثال دیتا ہوں جیسے کوئی شخص کلام لکھتا ہے تو وہ اس میں اپنا مَقْطَع ضرور لکھے گا[1] اب اگر کسی نے اس شاعر کا کلام پڑھا اور اس میں مقطع نہیں پڑھا تو اس شاعِر کو قلبی طور پر رنج و صدمہ ہو گا بلکہ اگر اس سے برداشت نہ ہوا تو وہ بول بھی دے گا کہ "بھئی مقطع تو پڑھیں" تاکہ پتا چلے کہ یہ کلام مابدولت نے لکھا ہے! ظاہراً اس نیّت میں فساد موجود ہے، پھر مقطع میں نام نہ ڈالنا بھی بہت بڑی آزمائش ہے کہ اگر شاعر اپنا نام نہیں ڈالتا تو اسے یہ بات تنگ کرے گی کہ لوگوں کو پتا کیسے چلے گا کہ یہ کلام میں نے لکھا ہے۔ البتّہ اس بات کا خیال

---

1 ......کلام کا سب سے آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص بیان کرتا ہے۔ (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

www.dawateislami.net

ضروری ہے کہ میرے ان مَدَنی پھولوں کو بُزرگوں پر قیاس نہ کیا جائے جیسے سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مقطع میں رضا لکھا اسی طرح دیگر بُزرگوں نے بھی اپنے کلاموں میں نام ڈالے ہیں۔ یاد رکھیے! ہمارے بُزرگانِ دین سَراپا اِخلاص ہوتے تھے ہمارا اِتنا ظرف کہاں ہے!

بعض بُزرگوں نے اپنی لکھی ہوئی کتابوں پر اس خوف سے اپنا نام نہیں لکھا کہ کہیں قیامت کے دن یہ نہ کہہ دیا جائے کہ تم نے کتاب اس لیے لکھی تھی تاکہ تمہارا نام مشہور ہو جائے سو تمہارا نام ہو گیا، تمہاری واہ وا بھی ہو گئی اب تمہارے لئے کچھ نہیں ہے! پھر ایسوں کو اوندھے مُنہ جہنّم میں ڈال دیا جائے گا۔[1] حدیث شریف میں تین افراد کی طرف اِشارہ ہے یعنی عالِم، سَخی اور راہِ خدا میں شہید ہونے والا کہ ان تینوں سے اِن کے اَعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا تو یہ سب اپنے اپنے طور پر اللہ پاک کی نعمتوں کا اقرار کریں گے اور اس کا شکر ادا کریں گے اور بتائیں گے کہ ہم نے یہ خِدمت کی، یہ سَخاوت کی، یہ کیا، وہ کیا، پھر ان سے کہا جائے گا کہ تم نے یہ سب کچھ اس لئے کیا تاکہ تمہیں عالِم، سخی اور بَہادُر کہا جائے وہ تو کہہ لیا گیا پھر انہیں جہنّم میں ڈال دیا جائے گا۔[2] مشہور مفسر مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس کے تحت فرمایا ہے کہ یہ ہر عمل کے لئے ہے۔[3] ہر ایک غور کرے کہ نام کے لئے عمل کرنے والوں کے ساتھ کیا ہو گا؟ واقعی نام کی شہرت میں بڑی لذت ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ عطیات اور ڈونیشن دیتے ہیں تو ان کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے بارے میں ٹی وی اور اَخبار میں خبر آنی چاہیے کہ مَاشَآءَ اللہ موصوف نے اتنا اتنا چندہ اور ڈونیشن دیا ہے۔ کرنے والے یہ سب کرتے ہیں علی الاعلان کرتے ہیں۔ اب اللہ پاک بہتر جانتا ہے کہ کس کی کیا نیّت ہے، ہم کسی کی نیّت پر حملہ نہیں کر سکتے۔ لیکن بعض اوقات واضح قرینہ ہوتا ہے کہ چندہ دینے والا فلاں شخص اپنی واہ وا چاہتا ہے۔ لیکن خیال رہے کہ بعض اوقات قرینہ غلط ثابت ہوتا ہے۔ لہٰذا کسی کو اپنی طرف سے قرینے نکالنے کی ضروت نہیں ہے۔ ہمیں صرف حُسنِ ظنّ رکھنا چاہیے اسی میں عافیت ہے۔

---

1 ......مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۱۹۱۔

2 ......مسلم ، کتاب الامارۃ، باب من قاتل للریاء والسمعۃ استحق النار، ص ۸۱۳، حدیث: ۴۹۲۳۔

3 ......مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۱۹۲ مفہوماً۔

www.dawateislami.net

خُدا کی رضا کی چاہت یا داد و تحسین کی تمنّا!

اِسی طرح مصنّف بھی غور کرے، شاعر بھی غور کرے، مُبلِّغ بھی غور کرے، مَدَنی قافلے کا مُسافر بھی غور کرے۔ یہ ایک سانس میں اپنی کارکردگی دے رہے ہوتے ہیں کوئی کہتا ہے میں نے 12 ماہ میں سفر کیا کوئی کہتا ہے 25 ماہ سفر کیا تو کوئی کہتا ہے میں تو ہوں ہی وقفِ مدینہ! یہ یقیناً سَعادت کی بات ہے میں ان کے بارے میں یہ نہیں کہہ رہا کہ یہ لوگ ریاکار ہیں لیکن ان کو اپنے دِل پر غور کر لینا چاہیے کہ میں یہ کیوں کہہ رہا ہوں؟ اگر ان کی یہ بات سُن کر کسی نے کہہ دیا کہ ”واہ بھئی آپ نے تو بڑی قُربانی دی ہے، آپ کی کیا بات ہے“، اِسی طرح مُبلِّغ کا بیان سُن کر کسی نے کہا کہ ”آپ تو واقعی بہت اچھا بیان کرتے ہیں یا کسی نے سُبْحٰنَ اللہ کہہ دیا“ اسی طرح نعت خواں سے نعت سُن کر کہہ دیا کہ ”واہ سُبْحٰنَ اللہ آپ کی کتنی پیاری آواز ہے یا کہہ دیا کہ آپ نے کتنی پیاری آواز پائی ہے“ تو ان لوگوں کے دِل میں کیا خیال پیدا ہوتا ہے کہیں لوگوں کا ان کے لیے تعریفی جملے کہنا ان کے لیے پگار کی حیثیت تو نہیں رکھتا؟ اِسی طرح قراءت کرنے والے قاری صاحبان بھی غور کریں کہیں اُنہوں نے تجوید کے سارے قواعد مائیک پر تلاوت کے لیے تو وقف نہیں کیے ہوئے؟ جب یہ اپنی نمازیں پڑھتے ہیں اس میں قواعدِ تجوید کا خیال رکھتے ہیں؟ کہیں یہ سارے قواعد کا لحاظ صرف عوام سے داد و تحسین وُصول کرنے اور واہ واسننے کے لیے تو نہیں کرتے؟

یاد رکھیے! میری اِن تمام باتوں کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ اگر کوئی قاری صاحب اچھی تلاوت کریں تو ان کو یہ کہا جائے کہ ”یہ تو عوام کو دکھانے کے لیے اس طرح پڑھ رہے ہیں یا ان کے دِل میں اخلاص نہیں ہے وغیرہ“ ظاہر ہے کسی کو بھی اس طرح بدگمانی کرنے اور دوسرے پر حکم لگانے کی اجازت نہیں ہے۔ یاد رکھیں! اللہ پاک کو سب پتا ہے، ہمیں چاہیے کہ ہم غور کریں کہ ہم کیوں پڑھ رہے ہیں؟ کیوں لکھ رہے ہیں؟ کیوں کر رہے ہیں؟ کیوں کہہ رہے ہیں؟ کیوں بیان کر رہے ہیں؟ کیوں دَرس دے رہے ہیں؟ کیوں مَدَنی قافلے میں سفر کر رہے ہیں؟ کیوں عِلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت کر رہے ہیں؟ کیوں نعتیں پڑھ رہے ہیں؟ کیوں تِلاوتیں کر رہے ہیں؟ کیوں قِراءتیں کر رہے ہیں؟ کیوں تہجد پڑھ رہے ہیں؟ کیوں مَدَنی اِنعامات پر عمل کر رہے ہیں؟ اے کاش! ہم وہی کام کریں جس میں ثواب ملے اور رب کی رِضا حاصل ہو۔ اللہ کریم ہمیں اِخلاص نصیب کرے اور حُبِّ جاہ سے بچائے۔

گُم نام بندوں کی شان و عظمت

حُبِّ جاہ[1] کا مطلب ہے اپنی عزّت و شہرت کی خواہش کرنا اور یہ چاہنا کہ میں مشہور ہو جاؤں، لوگ میری عزت کریں، میری خُوب واہ وا کریں یا اس نیّت سے اپنے خاندان کی نِسبت بیان کرنا مثلاً کسی نے اپنے آپ کو سیّد کہا یا اپنے بارے میں بتایا کہ میں فلاں پیر صاحب کی اولاد ہوں یا فلاں بُزرگ سے میری نسبت چلی آرہی ہے یا فلاں کا میں یہ ہوں وہ ہوں تا کہ لوگ میری عزت کریں، میرے ہاتھ چومیں اور کہیں "واہ بھئی مَاشَآءَ اللہ آپ ان کے پوتے ہیں یا ان کے پَڑپوتے ہیں یا ان کے بیٹے ہیں" یا کہیں: "ارے واہ آپ فلاں ہیں واہ بھئی۔" اگر یہ خود اپنا تعارُف نہ بھی کروائے تب بھی خواہش ہوتی ہے کہ میرا تعارف کروایا جائے کہ میں کون ہوں؟ کس کا رِشتے دار ہوں؟ کس بڑی شخصیت کے ساتھ میرا تعلق ہے؟ یا میں کس بڑی شخصیت کے ساتھ ہوتا ہوں؟ جی ہاں! جو کسی شخصیت کے ساتھ ہوتا ہے اس شخصیت کی وجہ سے بھی اس کی عزت یا آؤ بھگت کی جاتی ہے یہ بھی ایک خطرہ ہے۔ دیکھا جائے تو ہر مُعاملے میں رِسک فیکٹر موجود ہے۔ اللہ کریم ہمارے حال پر رَحم فرمائے اور ان گُم نام بندوں کا صدقہ ملے جن کے بارے میں کہا گیا کہ ان کو دروازے سے دور کر دیا جاتا ہے، ان کو پوچھا نہیں جاتا ہے، بیمار ہوتے ہیں تو عِیادت کرنے والے نہیں ہوتے، فوت ہو جائیں تو لوگ جنازے میں آنے کی زَحمت نہیں کرتے ہیں۔ ایسے گُم نام بندوں کی احادیثِ مبارکہ میں شانیں بیان ہوئی ہیں۔[2] بظاہر گُم نام کو کوئی نہیں جانتا لیکن اس کے لئے ربّ کا جاننا کافی ہے یعنی بندے جانیں نہ جانیں اس سے ان کو کوئی فرق نہیں پڑتا، ربّ تو جانتا ہی ہے ان کے لئے یہی کافی ہے۔

---

1 ......شہرت و عزّت کی خواہش کرنا حُبِّ جاہ کہلاتا ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، ۳/۳۳۹۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۳/۸۲۲)

2 ......رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ! بے شک اللہ پاک اپنی مخلوق میں سے مُخلِص، پوشیدہ رہنے والے نیکوکار، پراگندہ سر، غبار آلود چہرے اور صرف حلال کمائی کھانے والے بندوں سے محبت فرماتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہیں اُمَرا کے پاس آنے کی اجازت نہیں ملتی۔ اگر آرام و آرائش میں پرورش پانے والی عورت کو نکاح کا پیغام دیں تو ان سے نکاح نہ کیا جائے۔ اگر غائب ہوں تو انہیں ڈھونڈا نہ جائے، موجود ہوں تو ان کی آؤ بھگت نہ کی جائے۔ اگر کسی مجلس میں حاضر ہوں تو ان کی آمد پر خوشی نہ منائی جائے۔ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہیں کی جاتی اور اگر وصال فرما جائیں تو کوئی (ان کے جنازے میں) شرکت نہیں کرتا۔

(حلیۃ الاولیاء، طبقۃ التابعین، الطبقۃ الاولی من التابعین، اویس بن عامر القرنی، ۲/۹۷، رقم: ۱۵۶۷۔ اللہ والوں کی باتیں (مترجم)، ۲/۱۳۳)

www.dawateislami.net

اللہ پاک چاہتا ہے تو اپنے ایسے گُم نام بندوں کو شہرت عطا فرما دیتا ہے یہ اس کی مرضی اور مشیّت ہے۔ لہٰذا انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ، اولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اور علمائے عُظّام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی شہرت کے بارے میں یہ نہیں سوچنا کہ یہ ہستیاں گُم نام نہیں تھیں تو ان کو فضائل حاصل نہیں ہوں گے! ان ہستیوں کے اپنے اپنے مقامات ہیں۔ شہرت ہم جیسے لوگوں کے لیے خطرے کا جال ہے ایک جگہ سے بچتے ہیں تو دوسری جگہ پھنس جاتے ہیں اور پھر خود ساختہ مصلحتیں تلاش کر کے خود کو مطمئن کرتے ہیں کہ میری یہ نیّت نہیں تھی، میرا وہ مقصد نہیں تھا یا میری مُراد فُلاں چیز تھی وغیرہ وغیرہ اور بعض اوقات خود کو بچانے یا جھیپ مٹانے کے لیے جُھوٹ کا سہارا بھی لے لیتے ہیں اور یہ سب وَبال اِسی شہرت کا ہوتا ہے۔ اللہ کریم ہم سب کو سچّا کر دے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہم سے راضی ہو جائے۔

گھر کے ماحول کے بچّوں پر اثرات

سُوال: کیا گھر میں مَدَنی چینل چلنے سے بچّوں کو فائدہ ہوتا ہے؟[1]

جواب: اگر گھر کا ایسا ماحول جس میں اللہ و رسول کی باتیں ہوتی ہوں، ذکرِ مدینہ ہوتا ہو، نعتیں پڑھی جاتی ہوں اور گناہوں بھرے چینلز نہ چلتے ہوں صِرف مَدَنی چینل چلتا ہو تو اس گھر کے بچّے مَدَنی چینل دیکھ دیکھ کر بہت کچھ سیکھ جاتے ہیں اور نہ جانے ان کو کیا کیا یاد ہو جاتا ہے پھر یہ وہ سب اپنی زبان میں بول رہے ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے گھر میں صِرف مَدَنی چینل چلتا ہے کسی دوسرے چینل کا تصوّر بھی نہیں ہے اس کا بچّوں پر بہت اَثر ہوتا ہے۔ اور اگر بڑا بھی ویسے ہی کرے جیسا مَدَنی چینل پر ہو رہا ہے تو اس کو دیکھا دیکھی بچّے بھی وہی کریں گے۔

اگر بڑوں کی زبان پر دو دو ٹکڑے گالیاں ہوں تو خود سوچ لیں کہ بچّے ان سے کیا سیکھیں گے! ظاہر ہے بچّے بڑوں کی نقل کرتے ہیں اگر یہ گھر میں گانے چلائیں گے گناہوں بھرے چینل دیکھیں گے مِیوزِک سُنیں گے تو بچّے بھی ان کو دیکھ کر ٹانگے تھرکائیں گے پھر ان کے بڑے ہونے کے بعد جب ماں باپ ان کی شادی کروائیں گے تو یہی بچّے ان کو گھر سے باہر کا راستہ دکھا دیں گے۔ ایسے کئی واقعات سامنے آئے ہیں کہ شادی کے بعد بچّوں نے ماں باپ کو گھر سے نکال دیا، بچّے

---

[1] ......یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

www.dawateislami.net

شادی کے بعد اپنے ماں باپ کو اولڈ ہاؤس میں چھوڑ آئے۔ اگر ماں باپ اپنے بچّے کو اچھا ادب سکھاتے یا ان کو عالم بناتے تو اس کا تصوّر بھی نہیں کیا جاسکتا کہ وہ اپنے ماں باپ کو گھر سے نِکال دیں۔ یہ خبر آج تک کسی نے نہیں سنی ہو گی کہ فلاں عالم دین یا نیک شخص نے اپنے ماں باپ کو گھر سے نِکال دیا یا خود کشی کر لی وغیرہ میں نے آج تک ایسی خبر نہیں سنی۔ بے چارے عوام خود کو ترقی یافتہ سمجھتے ہیں لیکن ذرا سی تکلیف پر مایوس ہو جاتے ہیں اور پھر ایسی ایسی بُھولیں کرتے ہیں جس سے دنیا و آخرت دونوں ہی داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ اللہ کریم اُمّت پر رحم فرمائے۔

میں سب کو دعوت دیتا ہوں کہ آجاؤ اور مل کر مَدَنی چینل دیکھو اِنْ شَآءَ اللہ اس کی بَرَکت سے آپ کا ایمان اور عقیدہ سب دُرُست ہو جائے گا اور یہ مَدَنی چینل آپ کو جنت میں جانے کا موقع فَراہَم کرتا رہے گا، اس سے آپ کے دل میں اللہ و رسول کی محبت بڑھے گی، صحابۂ کرام اور اہلِ بیت عُظّام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ کا عشق پیدا ہو جائے گا اولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ کا ادب نصیب ہو گا۔ عشق و محبّت کے جام پلاتا ہے مَدَنی چینل لہٰذا مَدَنی چینل دیکھتے رہیے۔

بچّوں کا موبائل استعمال کرنا کیسا؟

سُوال: کیا بچّوں کو موبائل استعمال کرنا چاہیے؟ (فیضانِ مدینہ میں موجود چھوٹے بچے شایان عطاری کا سُوال)

جواب: موبائل اِستعمال کرنے سے وقت کا ضِیاع ہوتا ہے اور آنکھوں پر بھی اَثر پڑتا ہے۔ کچھ دِنوں پہلے سوشل میڈیا پر ایک کلپ چلا تھا جس میں ایک آدمی نے بچّہ اُٹھایا ہوا تھا، آدمی بتا رہا تھا کہ یہ بچّہ موبائل دیکھتا رہتا تھا جس کی وجہ سے اب یہ دِن کے وقت دھوپ میں آنکھیں نہیں کھول سکتا۔ موبائل کے استعمال سے دِماغ بھی کمزور ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ شروع میں ایسا نہ ہو اور بچّہ جو بھی پڑھے اسے یاد ہو، لیکن آہستہ آہستہ دماغ کمزور ہوتا چلا جائے گا، کیونکہ دِماغ ایک چیز ہے، اس میں آخر کیا کیا بَھرا جائے گا! بچّوں کے ساتھ ساتھ بڑوں کے لئے بھی موبائل نقصان دہ ہے، کیونکہ جو سوشل میڈیا یُوز کرتے ہیں ان کے سامنے بے پردگی والے مناظر، مِیُوزِیکل پُروگرامز، گانے باجے، ڈانس اور مذہب کے نام پر ایمان کو تباہ کرنے والے کلپ آتے ہیں، یہ چیزیں بچّہ دیکھے گا تو اس کے دِماغ میں بیٹھتی چلی جائیں گی اور پھر دنیا کے ساتھ ساتھ ان کی آخرت کو بھی نقصان پہنچے گا۔ یہی مُعاملہ بڑوں کے ساتھ بھی ہے۔ اس لئے موبائل کا صِرف ضرورتاً اِستعمال

www.dawateislami.net

کیا جائے اور سوشل میڈیا پر دعوتِ اسلامی کے جو کلپ ہیں وہ دیکھے جائیں، ان سے اِنْ شَآءَ اللہ دینی معلومات اور تقویٰ میں اِضافہ ہو گا، نیز نیکی کی طرف رَغبت بھی ملے گی۔

اِعلانِ نُبوّت سے پہلے کے ساتھی

سُوال: کیا پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اعلانِ نبوت سے پہلے بھی حضرتِ ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آپ کے ساتھ تھے؟

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا صدّیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ اعلانِ نُبوّت سے پہلے بھی دوستانہ تعلق تھا۔(1) جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اعلانِ نُبوّت کے بعد انہیں اِسلام کی دعوت دی تو انہوں نے فوراً اِسلام قبول کر لیا۔(2) حضرتِ سَیِّدُنا صدّیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے زندگی میں کبھی بُت پرستی نہیں کی تھی۔(3)

مکروہ اوقات میں تلاوتِ قرآن کرنا کیسا؟

سُوال: کیا مکروہ اوقات میں قرآنِ پاک پڑھ سکتے ہیں؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: اوقاتِ مکروہہ میں قرآنِ پاک کی تلاوت جائز ہے، البتّہ بہتر یہ ہے کہ اتنا وقت تلاوت قرآن کے بجائے دیگر اَذکار کر لے۔(4)

آبِ زَم زَم میں دُھلا ہوا کفن میّت کو پہنانا کیسا؟

سُوال: مدینے شریف سے لایا گیا آبِ زَم زَم میں دُھلا ہوا کفن میّت کو پہنا سکتے ہیں؟

جواب: تبرّکاً آبِ زَم زَم میں دھویا گیا کفن میّت کو پہنانا اچھا ہے اور میّت کو اِنْ شَآءَ اللہ فائدہ دے گا۔

---

1. ......الریاض النضرۃ، ۱/۸۴۔
2. ......الریاض النضرۃ، ۱/۸۴
3. ......فتاویٰ رضویہ، ۲۸/۴۵۸۔
4. ......درمختار، کتاب الصلاۃ، ۲/۴۴۔

www.dawateislami.net

کیا ”نامُراد“ کہنا گالی ہے؟

سُوال: کیا کسی کو ”نامُراد“ کہنا گالی ہے؟(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: اگر ہم کسی کو بولیں کہ ”او نامُراد!“ تو ظاہر ہے کہ اسے بُرا لگے گا اور ایسا کہنے سے اس کی بے عزتی بھی ہو گی، اس لئے ایسا نہیں کہنا چاہیے۔(1)

”چَل مدینہ“ کی شرائط

سُوال: عنقریب حج کے فارم بھرے جائیں گے، چَل مدینہ ہونے کے لئے کیا شَرائط ہیں؟(سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: میں نے پچھلے ہفتے بھی مَدَنی مذاکرے میں یہ شعر پڑھا تھا:

اے حسن! قصد مدینہ نہیں رونا ہے یہی
اور میں آپ سے کس بات کا شکوہ کرتا (ذوق نعت)

چَل مدینہ ہونے کے لیے اسلامی بھائیوں کے لئے 72 مَدَنی اِنعامات میں سے 68 مَدَنی اِنعامات پر اور اِسلامی بہنوں کے لئے 63 مَدَنی اِنعامات میں سے 60 مَدَنی اِنعامات پر کم از کم 92 دن تک عمل ہونا ضروری ہے، ساتھ ہی بے قراری کے ساتھ چَل مدینہ کا مُطالبہ بھی ہونا چاہیے۔ مَدَنی اِنعامات پر عمل اللہ پاک کی رِضا کے لئے کرنا ہے، نیز چَل مدینہ ہونے کے لئے اَسباب ہونا بھی ضروری ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس بار پرائیویٹ حج کا پیکج سات لاکھ روپے کا ہے، ظاہر ہے کہ اتنی رقم ہر کوئی Afford نہیں کر سکتا۔ کسی نے بڑی پیاری بات کہی ہے کہ: حج مہنگا ہو گیا ہے، لیکن نماز مفت ہے، اس لئے نماز پڑھا کرو!

کیا رِشتہ کرتے ہوئے عقیدہ دیکھنا ضروری ہے؟

سُوال: آج کل بعض گھروں میں والدین کسی اِسلامی رِشتے کے اِنتظار میں اپنی بیٹیوں کو بِٹھائے رکھتے ہیں اور ایسا رِشتہ نہ

---

(1)...... سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کی ناحق بے عزتی کرنا سب سے بڑا کبیرہ گناہ ہے۔ (ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی الغیبة، ۴/۳۵۳، حدیث:۴۸۷۷)

www.dawateislami.net

ملنے کی وجہ سے لڑکی کی عمر گزری جارہی ہوتی ہے، ایسی صورتِ حال میں کسی دعوتِ اسلامی والے یا عالم دین کا رِشتہ آنے کا اِنتظار کرنا چاہیے یا کوئی مناسب رِشتہ ملنے پر شادی کر دینی چاہیے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سوال)

جواب: اگر لڑکی کا کُفو مِل جائے[1] اور عقیدے میں خَرابی نہ ہو بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ عمل میں بھی خَرابی نہ ہو تو ایسی صورت میں رِشتہ کر دینا چاہیے۔ آج کے دَور میں کوئی وِلایتِ مآب رِشتہ ملنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ جو عالم کہلاتا ہے تو ضروری نہیں ہے کہ وہ عملی طور پر حسنِ اخلاق کا پیکر بھی ہو، رِسک فیکٹر ہر جگہ موجود ہوتا ہے، بعض اوقات جسے ہم بہت اچھا رِشتہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ بڑا نیک ہے، عالِم ہے یا فُلاں ہے تو وہاں بھی مسائل ہو جاتے ہیں۔ مسائل ہونے میں ضروری نہیں کہ عالم صاحب ہی کا قُصور ہو، لڑکی والوں کا بھی قُصور ہو سکتا ہے، کیونکہ دونوں اَجنبی ہوتے ہیں اور دونوں کی Thinking یعنی سوچ مختلف ہوتی ہے، اِس لئے ذہنی ہَم آہنگی (اتفاقِ رائے) کے فُقدان کی وجہ سے لڑائی ٹھَن جاتی ہے اور مسائل ہو جاتے ہیں۔ بسا اوقات لڑکا لڑکی کے ماں باپ کی وجہ سے بھی گھر ٹُوٹ جاتے ہیں۔ اگر کوئی لڑکا عالم نہیں ہے، لیکن نیک نمازی ہے اور عقیدہ بھی صحیح ہے یعنی بالکل پکّا سُنّی اور عاشقِ اعلیٰ حضرت ہے تو رِشتہ کر دینا چاہیے۔ عقیدہ دیکھنا بہت ضروری ہے کہ پکّا ٹَناٹَن سُنّی ہو، یہ لازم ہے، اگر یہ چیز نہ دیکھی اور بعد میں وہ کچھ اور نکل آیا تو عمر بھر رونا پڑے گا۔

سجدے میں کلائیاں بچھانا کیسا؟

سُوال: ایک حدیث اس طرح بیان کی جاتی ہے کہ مرد اور عورت سجدے میں کُتّے کی طرح بازو نہ بچھائیں۔ کیا یہ اَلفاظ صحیح ہیں؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: جو حدیث کے اَلفاظ ہوں وُہی Exact بیان کرنے چاہئیں، اپنے اَلفاظ نہیں لانے چاہئیں۔ بہارِ شریعت کے تیسرے حصّے میں یہ حدیثِ پاک موجود ہے جس کے اَلفاظ یہ ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کُتّوں کی طرح سجدے

---

1 ...... محاورہ عام (یعنی عام بول چال) میں فقط ہم قوم کو کُفو کہتے ہیں اور شرعاً وہ کفو ہے کہ نَسب یا مذہب یا پیشے یا چال چلن یا کسی بات میں ایسا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح ہونا اولیاء زن (یعنی عورت کے باپ داداوغیرہ) کے لئے عُرفاً باعثِ ننگ و عار (یعنی شرمندگی و بدنامی کا سبب) ہو۔ (فتاویٰ ملک العلماء، ص ۲۰۶) مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: کفائت (یعنی کفو ہونے) میں چھ چیزوں کا اعتبار ہے: (1) نَسب (2) اسلام (3) حِرفہ (پیشہ) (4) حُرِّیت (آزاد ہونا) (5) دِیانت (دینداری) (6) مال۔ (بہارِ شریعت، ۲/ ۵۳، حصّہ: ۷)

www.dawateislami.net

میں کلائیاں بچھانے سے منع فرمایا ہے۔[1] بعض لوگ سجدے میں کہنی سمیت بازو بچھا دیتے ہیں، یہ مکروہ تحریمی ہے۔ البتہ عورت سِمَٹ کر ہی سجدہ کرے گی۔[2]

اعلانیہ گناہ کسے کہتے ہیں؟

سُوال: اعلانیہ گناہ کی تعریف کیا ہے؟

جواب: یعنی سب کے سامنے گناہ کرنا اور اس بات کی پَروا نہ کرنا کہ لوگ دیکھ رہے ہیں اعلانیہ گناہ کہلائے گا۔ اگر گناہ ایسا ہے جو انسان کو فاسق بنا دیتا ہے جیسے کبیرہ گناہ یا صغیرہ گناہ پر اِصرار یعنی اسے بار بار کرنا تو ایسا گناہ کرنے والا فاسق مُعلِن یعنی علی الاعلان فِسق کرنے والا کہلائے گا۔ چُھپ کر گناہ کرنے والے شخص کے مقابلے میں علی الاعلان گناہ کرنے والا زیادہ خطرناک ہے، ایسے لوگ سب کے سامنے گناہ کر کے کہتے ہیں کہ میں کسی کے باپ سے نہیں ڈرتا۔ اسی کو بے باکی کہتے ہیں اور اس کی شامت زیادہ ہے۔

مَدَنی اِنعامات کا ترمیم شُدہ رِسالہ

سُوال: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آپ کی طرف سے مَدَنی اِنعامات کی بہت ترغیب ملتی ہے۔ سُنا ہے کہ مَدَنی اِنعامات کے رِسالے میں کچھ ترمیم ہوئی ہے، تو وہ رِسالہ کب منظرِ عام پر آئے گا؟ (رکنِ شوریٰ ابو الحسن حاجی محمد امین عطاری)

جواب: وہ جب آئے گا، تب آئے گا، لیکن ابھی اس پر عمل نہیں چھوڑنا، مہربانی کر کے عمل جاری رکھیں اور اس رِسالے کو پُر کریں، نیز اس رِسالے کو جلدی جلدی لیں، تا کہ اس کا اِسٹاک ختم ہو، کیونکہ جب تک پُرانا اِسٹاک رکھا ہے تو مکتبۃ المدینہ نیا رِسالہ چھاپ کر اپنا نُقصان کیوں کرے گا! آپ کی اپنی دعوتِ اسلامی اور اپنا مکتبۃ المدینہ ہے۔ ایک

---

1 ......مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الاعتدال فی السجود... الخ، ص ۲۰۱، حدیث: ۱۱۰۲۔ بہارِ شریعت، ۱/ ۵۲۹، حصّہ: ۳۔

2 ......حضرتِ سَیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مردوں کو حکم فرماتے کہ وہ سجدے میں بازوؤں کو پہلوؤں سے دُور رکھیں اور تشہّد کی حالت میں اُلٹا پیر بچھائیں اور سیدھا کھڑا کر لیں۔ اور عورتوں کو حکم فرماتے کہ وہ سِمَٹ کر سجدہ کریں اور حالتِ تشہّد میں تربّع کریں۔ یعنی دونوں پاؤں سیدھی جانب نکال کر اُلٹی سُرین پر بیٹھیں۔

(سنن کبریٰ للبیہقی، کتاب الصلاۃ، باب ما یستحب للمراۃ من ترک... الخ، ۲/ ۳۱۴، حدیث: ۳۱۹۸)

www.dawateislami.net

رِسالے کا ہدیہ صرف تین روپیہ ہے۔ آج کل تین روپے میں پان بھی نہیں ملتا، چائے بھی 20 یا 25 روپے کی ملتی ہے، اس لئے یہ رِسالہ زیادہ تعداد میں لیں۔ آج 14 جُمادی الاخریٰ حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی اور حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کی شبِ عُرس ہے۔[1] ان کے ایصالِ ثواب کے لئے 1400 رِسالے خرید لیجئے، 14 ہزار لینا چاہیں تو بے شک 14 ہزار لے لیں اور خوب بانٹیں، زیادہ نہیں لے سکتے تو 114 ہی لے لیں، اِنْ شَآءَ اللہ اس میں نقصان نہیں ہے، نفع ہے، آپ کو فائدہ ہو گا۔ ہمارے پاس اِس وقت مَدَنی اِنعامات کے 4 لاکھ رِسالوں کا اِسٹاک موجود ہے، یعنی 12 لاکھ روپے کے رِسالے ہیں، اتنی رَقم تو ایک پارٹی بھی دے سکتی ہے، جن کو اللہ پاک نے دیا ہے وہ چاہیں تو یہ سب بَٹ سکتا ہے۔ میں یہ رَقم اپنے لئے نہیں مانگ رہا، دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ کو نقصان نہیں ہونا چاہیے، اس کا اِسٹاف ہے، ان کی تنخواہیں ہیں اور لاکھوں روپے کے اَخراجات ہیں۔ جو اسلامی بھائی یا اسلامی بہن مجھے سُن رہی ہیں وہ یہ رِسالہ زیادہ زیادہ خریدیں تاکہ نیا رِسالہ منظرِ عام پر آجائے۔ ویسے بھی ایک رِسالے کی مُدّت صِرف ایک ماہ ہی ہوتی ہے، مہینا پورا ہونے پر رِسالہ اپنے ذِمّہ دار کو جمع کروا دیا جاتا ہے۔

دعائے عطار

یا رَبَّ الْمُصْطَفٰے جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مدنی انعامات کے کم از کم 114 رسالے خرید کر تقسیم کرے اس کو امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صدقے بے حساب مغفرت سے نواز دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

❁❁❁

1 ......المنتظم، سنة خمس وخمس مائة، محمد بن محمد الغزالی، ۱۷/۱۲۴، رقم: ۳۷۹۹۔ وفیات الاعیان، حرف المیم، الغزالی، ۲/۳۳۶، رقم: ۵۸۸۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
سلام بھیجنے کی فضیلت	1	مکروہ اوقات میں تلاوت کرنا کیسا؟	9
نابالغ کسی کا حق مار دے تو؟	1	آبِ زم زم میں دُھلا ہوا کفن میّت کو پہنانا کیسا؟	9
بچّے کے دانت نکلنے پر نیلا سُوٹ دینا کیسا؟	2	کیا ”نامراد“ کہنا گالی ہے؟	10
شاعری کے خواہش مندوں کے لیے مَدَنی پھول	3	”چَل مدینہ“ کی شرائط	10
شاعری کا شوق یا شہرت کی ہَوَس!	3	کیا رِشتہ کرتے ہوئے عقیدہ دیکھنا ضروری ہے؟	10
خدا کی رضا کی چاہت یا داد و تحسین کی تمنّا!	5	سجدے میں کلائیاں بچھانا کیسا؟	11
گم نام بندوں کی شان و عظمت	6	اِعلانیہ گناہ کسے کہتے ہیں؟	12
گھر کے ماحول کے بچّوں پر اثرات	7	مدنی انعامات کا ترمیم شُدہ رِسالہ	12
بچّوں کا موبائل استعمال کرنا کیسا؟	8	دعائے عطّار	13
اعلان نبوت سے پہلے کے ساتھی	9	❁❁❁	❁

ماخذ و مَراجع

کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفٰی	مطبوعات
تفسیر قرطبی	ابو عبد اللہ محمد بن احمد القرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت
مسلم	ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ابوداؤد	امام ابو داود سلیمان بن الاشعث الازدی سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
معجم اوسط	سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
سنن کبریٰ للبیھقی	ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
حلیۃ الاولیاء	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
اللہ والوں کی باتیں (مترجم)	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
المنتظم فی تاریخ الملوک والامم	ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۲ھ
وفیات الاعیان	ابو العباس احمد بن محمد بن ابراہیم بن ابو بکر بن خلکان، متوفی ۶۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ	شیخ ابو جعفر احمد بن عبد اللہ محبّ الدین طبری، متوفی ۶۹۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
احیاء العلوم (مترجم)	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ’’**غورو فکر**‘‘ کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ’’مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔‘‘ اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ’’**مَدَنی انعامات**‘‘ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ’’**مَدَنی قافلوں**‘‘ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net